Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۶ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر:۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم مارچ سنہ ۱۹۳۵ء ۲ ذی قعدہ سنہ ۱۳۵۳ھ

چندہ سالانہ دو روپے ۹ر ششماہی عمر

فہرست مضامین

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

تبلیغی نمبر

میرا مذہب اختیار کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

از

مولانا خواجہ جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ

محاسنِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں جسقدر ہے مذاہب کا شور و شر
جس دیں کا صرف قصّوں پہ سارا مدار ہے
ہے دیں وُہی کہ صرف وُہ اک قصّہ گو نہیں
ہے دیں وہی کہ جسکا خدا آپ ہو عیاں
جو معجزات سُنتے ہو قصّوں کے رنگ میں
پر اپنے دیں کا کچھ بھی دکھاتے نہیں نشاں
ایسا گماں خطا ہے کہ وُہ ذات پاک ہے
سچ ہے یہی کہ ایسے مذاہب ہی مر گئے
وُہ دیں ہی چیز کیا ہے کہ جو رہنما نہیں!
لوگو سنو! کہ زندہ خدا وُہ خدا نہیں
ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر
اے سونیوالو جاگو کہ وقتِ بہار ہے
وُہ رہ جو ذاتِ عزّ و جل کو دکھاتی ہے
وُہ رہ جو یارِ گمشدہ کو ڈھونڈ لاتی ہے
وُہ تازہ قُدرتیں جو خُدا پر دلیل ہیں
کوئی بتائے ہم کو کہ غیروں میں یہ کہاں
یہ ایسے مذہبوں میں کہاں ہے دکھائیے؟
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے

سب قصّہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرّہ بھر
وُہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گذار ہے
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہِ یقین
خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں
اُن کو تو پیش کرتے ہیں سب بحث و جنگ میں
گویا وُہ ربِّ ارض و سما اب ہے ناتواں
ایسے گماں کی نوبت آخر ہلاک ہے
اب اِن میں کچھ نہیں ہے کہ جاں سب گذر گئے
ایسا خُدا ہے اُس کا کہ گویا خُدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
قصّوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وُہ یار ہے
وُہ رہ جو دل کو پاک و مطہّر بناتی ہے
وُہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے
وُہ زندہ طاقتیں جو یقیں کی سبیل ہیں
قصّوں کی چاشنی میں حلاوت کا کیا نشاں
ورنہ گزاف قصّوں پہ ہرگز نہ جائیے؟
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خُدا
اِس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اِسی میں ہے

ولادت

منشی محمد اسمٰعیل صاحب کاتب اخبار مصباح کے ہاں ۱۶ر فروری بروز ہفتہ فرزند نرینہ تولّد ہوا۔ خدا تعالےٰ مولود مسعود کو خادم دین۔ عمروالا باقبال اور نیک بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۵ء

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

میرا مذہب اختیار کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

(رقم زدہ مولانا خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

میں آپ لوگوں کو صدقدل سے اس امر کی بشارت دیتا ہوں۔ کہ میرا مذہب جس کا نام اسلام ہے۔ وہ اپنے پیروؤں کو اس امر کی بشارت دیتا ہے۔ کہ اسکو اختیار کرنے سے خداتعالےٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ اور دنیاوی لحاظ سے جو بڑی سے بڑی نعمت اسکے اختیار کرنے پر ملتی ہے۔ وہ اطمینان قلب ہے۔ جس کے بغیر انسان کی زندگی دوزخ کا نمونہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی جس شخص نے اپنی ذات کو اپنے تمام قویٰ کے ساتھ خداتعالےٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ اور پھر اپنی معرفت اس حد تک پہنچادی۔ کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ تو ایسے شخص کا اجر اسکے پروردگار کے پاس ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ایسا اطمینان قلبی نصیب ہوتا ہے۔ کہ پھر نہ تو ان کے دل پر خوف اثر انداز ہوتا ہے۔ اور نہ حزن ان کے دلوں کی طرف راہ پکڑ سکتا ہے۔ پس اپنی تمام قوتوں کو خداتعالےٰ کی راہ میں لگا دینے اور انہیں خداتعالےٰ کے حکم کے ماتحت برمحل استعمال کرنے کا نام اسلام ہے ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

ایک اور آیت میں فرمایا:۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ تُو کہہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اس خدا کے لئے ہے جس کی ربوبیت تمام چیزوں پر محیط ہے۔ کوئی چیز اور کوئی شخص اُس کا شریک نہیں۔ اور مخلوق کو کسی قسم کی شراکت اُس کے ساتھ نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے۔ کہ میں ایسا ہی کروں۔ اور اسلام کے مفہوم پر قائم ہونے والا یعنی خدا کی راہ میں اپنے وجود کی قربانی کر دینے والا سب سے اوّل میں ہی ہوں۔ اور فرماتا ہے:۔ فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ

یَحۡزَنُوۡنَ ہ کہ جو لوگ میرے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں گے تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور نہ وہ غم کی مصیبت میں مبتلا کئے جائیں گے۔ یعنی وہ لوگ ان تمام موتوں اور ذلتوں کے خوف سے جو دنیا پرستوں پر آتی ہیں۔ رہائی پا جاتے ہیں؛

لقاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ

میرا مذہب رضاء الٰہی اور دیدار الٰہی کا صرف وعدہ ہی نہیں دیتا بلکہ ان تمام وسائل اور ذرائع کو بھی بیان کرتا ہے جنکے اختیار کرنے سے انسان اس بزرگ نعمت سے متمتع ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ مَنۡ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا۔ یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کا دیدار چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ وہ ایسے کام کرے جسمیں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی ایک ذرہ نفس کی پیروی نہ ہو۔ اور چاہیئے۔ کہ وہ اپنے رب کی عبادت میں کسی چیز کو بھی شریک نہ کرے۔ پھر فرماتا ہے:۔ وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی۔ یعنی جو شخص خدا سے ڈرے۔ اور اپنے نفس کو اس کی خواہشوں سے روک لیوے۔ سو اس کا مقام جنت ہے۔ جو آرام اور دیدار الٰہی کا گھر ہے؛

پھر ایک اور آیت میں جنت کے حصول کا طریق جو رضاء الٰہی کا مقام ہے۔ بیان فرمایا ہے:۔ وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ط یعنی تو اُن لوگوں کو بشارت دے۔ جو ایمان لائے۔ پھر ایسے اعمال کئے جس میں کسی قسم کے فساد کی ملونی نہ تھی۔ انہیں اس کے عوض میں باغات ملیں گے جنمیں نہریں بہتی ہونگی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے مقابلہ میں باغات اور نہروں کا ذکر کرکے یہ نکتہ معرفت بتایا ہے۔ کہ جو تعلق باغات اور نہروں کا آپس میں ہے۔ وہی ایمان اور اعمال صالحہ میں ہے۔ یعنی جیسے باغ کے درخت پانی کے بغیر سوکھ جاتے ہیں۔ اور بے ثمر رہتے ہیں۔ ویسے ہی ایمان جو ایک درخت کی طرح ہے۔ جسے انسان اپنے قلب میں لگاتا ہے۔ اگر اسے اعمال صالحہ کے پانی سے نہ سینچا جائے۔ تو وہ بھی ثمرور نہیں ہو سکتا۔ پس میرا مذہب رضاء الٰہی اور جنت کو حاصل کرنے کے لئے دو باتوں کا اختیار کرنا ضروری قرار دیتا ہے۔ ایک ایمان اور دوسرے اعمال صالحہ۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب یہ دونو باتیں کسی انسان میں جمع ہو جائیں گی۔ تو اسکی دینی و دنیوی حالت کا سدھر جانا یقینی امر ہے؛

امید کو برقرار رکھنا

پھر میرے مذہب میں ایک یہ خوبی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور دیدار کے طالب کی امید کو برقرار رکھتا ہے۔ اور اس کو مایوس نہیں ہونے دیتا۔ اور امید ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسان اپنے مقصود کے حصول کے لئے لگا رہتا ہے۔ اور اگر اس کی امید منقطع ہو جائے۔ اور وہ جان لے کہ اس کا مقصود ناممکن الحصول ہے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مایوس ہو کر کوشش ترک کر دیا کرتا ہے۔ جیسے کہ اگر کوئی کسی مکان کے متعلق یہ خیال کر لے۔ کہ اس میں اس کا محبوب موجود ہے۔ اور وہ جواب دینے پر بھی قادر ہے۔ پھر وہ یہ خیال کر کے کہ شائد وہ سویا ہوا ہو۔ اُس کا انتظار کرے۔ لیکن جب سونے کا وقت بھی گذر جائے۔ اور اس مکان میں ایسے کوئی آثار ظاہر نہ ہوں۔ جس سے معلوم ہو کہ اس کے اندر کوئی زندہ موجود ہے۔ تو آہستہ آہستہ اس شخص کی امید کم ہوتے ہوتے بکلی منقطع ہو جائیگی۔ اور وہ سمجھے گا۔ کہ یا تو میرا خیال غلط ہے۔ یا میرا محبوب اس میں تھا تو لیکن اب وہ مر گیا ہے۔ اور وہ زندہ نہیں۔ اسی طرح جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ اور قسم قسم کے مجاہدات اور ریاضتیں اس کے وصال کی خاطر کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی تکالیف اٹھاتا۔ اور اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ اس کی جستجو میں صرف کر دیتا ہے۔ وہ راتوں کو اس کے ذکر سے زندہ کرتا اور گوشۂ تنہائی میں اس کے آگے انتہائی خشوع و خضوع اور تذلل کا اظہار کرتے ہوئے اپنی سجدہ گاہ کو اشک رواں سے تر کرتا ہے۔ اور اس کا دل سوز سے گداز ہو کر پانی کی طرح بہنے لگتا ہے۔ پس اگر ایسی حقیقی تڑپ اور جستجو کے بعد بھی اُسے خدا کی طرف سے کوئی آواز نہیں آتی۔ اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے۔ تب اُس کی تمام امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں۔ اور بجائے ترقی کے تنزل کی طرف جھکتا ہے۔ اور ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ امید جو اس کی تمام

کوششوں اور مساعی کا اصل منبع تھی۔ وہ منقطع ہو چکی۔ اس لئے مذہب کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے پیرو کی امید کو کم نہ کرے۔ بلکہ دن بدن بڑھائے چنانچہ میرا مذہب اپنے پیروؤں کی امید کو دن بدن بڑھاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور قوتوں کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت برموقع و برمحل استعمال کرو گے۔ اور ایسا کر کے خدا تعالیٰ کے حقیقی شاکر بنو گے۔ تو اس شکریہ کے عوض میں خدا تعالیٰ تم پر اپنی نعمت اور فضل اور زیادہ نازل کریگا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے: لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی اگر تم شکر کرو گے۔ اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ تو ہم تمہیں اس سے اور کہیں زیادہ دینگے۔ اور اگر تم نے خدا کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری اور بیقدری کی۔ تو یاد رکھو۔ کہ میرا عذاب نہائت سخت ہے یعنی جو قوتیں اور طاقتیں اور دیگر نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت کے مطابق دی ہیں۔ اگر تم انکو صحیح طور پر استعمال نہیں کرو گے۔ تو وہ نعمتیں اور قوتیں اور طاقتیں تم سے چھین لی جائیں گی۔ اور انسانیت کے اعلیٰ مرتبہ سے گر کر ذلیل اور رسوا ہو جاؤ گے۔ اور فرمایا۔ وہ لوگ جو اس فعل کو بجالائے کہ خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری کوشش کی۔ تو اس فعل کے مقابل لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہو گا۔ کہ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو اپنی راہیں دکھائیں گے۔ جن پر چلکر وہ میری رضا اور میرے دیدار اور ہر قسم کی دینی و دنیوی ترقیات حاصل کر سکیں گے ؛

توبہ کا مفہوم

میرا مذہب تو ایسے لوگوں کو بھی امید دلاتا ہے۔ جو بشریت کی کمزوری کیوجہ سے گناہوں کے مرتکب ہوئے۔ اور جنہوں نے اپنے اور اپنے محبوب حقیقی کے درمیان بہت بڑا حجاب حائل کر لیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ کہ اے رسول تو یہ کہکر اس امر کا اعلان کر دے۔ کہ اے میرے بندو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر گناہوں کے ارتکاب سے زیادتی کی۔ تم بھی اپنے خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سارے گناہ بخش دیگا اور وہ تو بڑا بخشنے والا ہے۔ اور کسی سچی محنت کو ضایع کرنے والا نہیں۔ اور خدا کی رحمت کو جذب کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ تم اپنے رب کی طرف کلی طور پر جھک جاؤ۔ اور اس کی راہ میں اپنی ذات اور اپنے تمام قویٰ کو وقف کر دو۔ اور کلّی طور پر نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارا کر کے آستانہ حضرت احدیت پر گر جاؤ۔ اور توبہ کا مفہوم بھی یہی ہے۔ کہ ایک گنہگار انسان اپنے خدا کے آستانہ پر جھک کر اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور نہایت تذلل اور انکسار اور فنا کی حالت بنا کر اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور طہارت اور تقویٰ کے حصول کے لئے اس سے مدد کی درخواست کرے اور سچے دل سے اس کی جناب میں عہد کرے۔ کہ پھر وہ ایسا نہ کرے گا۔ تو ایسے توبہ کرنے والے پر ... خدا تعالےٰ کی رحمت کا نزول شروع ہو جاتا ہے ؛

اس دُنیا میں خدا مل جاتا ہے۔

پھر میرا مذہب اپنے پیروؤں سے یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ صرف اس امید پر ہی اکتفا کریں۔ کہ انہیں اگلے جہان میں خدا تعالےٰ کی رضا اور مقام جنت جو دیدار الٰہی اور راحت کا گھر ہے۔ مل جائے گا۔ بلکہ وہ یہ بھی وعدہ دیتا ہے۔ کہ اس کے پیرو کو خدا تعالےٰ کی رضا اس دنیا میں نصیب ہو جائے گی۔ اور وہ بہشت جو انتہائی سرور کا مقام ہے۔ جس میں کوئی خوف و حزن نہ ہو گا۔ اور حقیقی نجات جسے دنیا کے مذاہب آخرت کے ساتھ محصور کرتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں مل جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝ یعنے وہ لوگ جو باطل خداؤں سے علیحدہ ہو گئے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے بزبان حال و قال یہ کہا۔ کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ جو ہماری ہر آن تربیت کرنیوالا اور ہمیں ادنےٰ حالتوں سے اعلیٰ حالتوں کی طرف لیجانے والا ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلاؤں کے وقت ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ کہ تم مت ڈرو۔ اور مت غمگین ہو۔ اور خوش ہو۔ اور خوشی سے بھر جاؤ کہ تم اس دائمی سرور کے مقام کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی اور آخرت میں تمہارے دوست اور متولی ہیں۔ پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اسلام کا پیرو اِس دنیا میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ استقامت ہے۔ اور فرماتا ہے:۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۔ یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا رہا وہ آنے والے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ بلکہ اندھوں سے بدتر۔ یعنی نیک بندوں کو خدا کا دیدار اس جہان میں ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی جگ میں اپنے اس پیارے کا درشن پا لیتے ہیں۔ جس کے لئے وہ سب کچھ کرتے ہیں۔ غرضیکہ بہشتی زندگی کی بنیاد اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی تجلیات اور دیدار سے اس جہان میں محروم و بے نصیب رہا۔ وہ آخرت میں بھی اس کے دیدار سے بے نصیب رہیگا۔ چنانچہ اس حقیقت کو ست گرو نانک نے اسلام کی اس تعلیم کے مطابق اپنے اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

جنہاں درشن اِت ہے اُنہاں درشن اُت
جنہاں درشن اِت نا اُنہاں اِت نہ اُت

یعنی جو لوگ اِس جہان میں خدا کا درشن پا لیتے ہیں۔ وہ اُس جہان میں بھی پا لینگے۔ اور جو اِس جہان میں نہیں پاتے۔ وہ دونوں جہانوں میں اس کے درشن سے بے نصیب رہتے ہیں۔

پس میرا مذہب یہ وعدہ دیتا ہے۔ کہ جو اسکی پیروی کریگا۔ وہ اسی جہان میں اپنے محبوب حقیقی کے چہرہ کے دیدار سے مشرف ہو جائیگا۔ اور اسجگہ سے وہ اس جنت میں جو دائمی سرور اور خوشحالی کا مقام ہے۔ داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ یعنی اے وہ نفس جو خدا تعالےٰ سے آرام پا گیا۔ اور اسے اطمینان قلبی حاصل ہو گیا۔ تو اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تُو اس سے راضی اور وُہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر آجا۔ غرض جس وقت انسان ارضی جذبات اور سفلی زندگی کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی کے آستانہ پر گر جاتا ہے۔ اور اس سے ایسا پیوند مضبوط کر لیتا ہے۔ کہ اسکے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتا۔ تو اسوقت خدا تعالےٰ نہایت محبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و پیار کے ساتھ اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اسپر اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کا دیدار یہی ہے۔ کہ وہ اس سے باتیں کرے۔ اور اس مقام کے لوگ اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ راضی ہوا۔ اور انہیں وہ تمام نعمتیں عطا فرمائیں۔ جو پہلوں کو دی گئیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی پرگنہ بٹالہ کی ایک چھوٹی سی بستی میں جسکا نام قادیان ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک بندے پر تجلی فرمائی اور اس سے ہمکلام ہوا۔ اور اُسے تمام ان نعمتوں کا وارث بنایا جو پہلے انبیاء اور صدیقوں اور راستبازوں کو دی گئی تھیں۔ اور ان تازہ نشانات سے جو اللہ تعالےٰ نے اُسے عطا فرمائے ہم پر ظاہر ہوگیا۔ کہ جیسے خدا زمانہ قدیم میں اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا۔ اب بھی وہ عاشقانِ الٰہی کی دلی تمنا پوری کرتا ہے۔ کیونکہ کوئی حقیقی عاشق ایسا نہیں ہے۔ جو اپنے معشوق کے دیدار اور اس کے کلام کا خواہاں نہ ہو ؎

عشق مے خواہد کلامِ یار را
رو بپرس از عاشق ایں اسرار را

پس وہ خدا جس نے اپنے عاشقوں کے دلوں میں یہ تڑپ رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب سے زندگی بخش کلام سُنیں۔ وہ اب بھی اسلام کے حقیقی متبعین سے ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس برگزیدہ انسان کو جو قادیان جیسی گمنام بستی میں گوشۂ تنہائی میں اپنی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور دنیا اسکے نام سے ناواقف تھی۔ اپنے پُر شوکت اور لذیذ کلام سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ تو مدد دیا جائے گا۔ اور لوگوں میں تیری شہرت ہوگی۔ اور خدا کی نصرت تیرے پاس دُور دُور سے آئے گی۔ اور اس کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ اور آسمان سے خدا تیری حفاظت کرے گا۔ اور ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ اور میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور میں تجھے مُسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت دوں گا۔ اور تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر حجّت و برہان کے ساتھ ہمیشہ کے لئے غلبہ دوں گا۔ لوگ تیرے قتل اور تباہی کی کوشش کریں گے۔ مگر میں تیرا محافظ ہوں گا۔ اور تجھے طبعی وفات دوں گا۔ اور تجھے اسقدر برکتیں دوں گا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے وعدے آپؑ کو دیئے گئے۔ جن کا پورا ہونا اپنی آنکھوں سے ہم نے مشاہدہ کیا۔ جس سے ہمیں یقین ہوگیا۔ کہ اسلام کا خدا اب بھی اپنے مقرب بندوں سے ہمکلام ہوکر اپنے وجود اور اپنی رضامندی کا ثبوت دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے پہلے بندوں کو دیتا رہا ہے ؛

اطمینان قلبی کے حصول کا ثبوت

پس میرا مذہب ایک طرف تو اس امر کی خوشخبری

48

دیتا ہے۔ کہ اسے اختیار کرنے والا خدا تعالیٰ کی لقاء اور رضاء اور جنّت کو اسی دنیا میں حاصل کرلیتا ہے۔ اور وہی بہشت جو اُسے دُنیا میں ایمان اور اعمال صالحہ کی لذت میں محسوس ہوتی ہے۔ وہی رُوحانی لذت آخرت میں بطور تمثل جسمانی طور پر نظر آئے گی۔ پس اس کا سچّا اور کامل اور مستحکم ایمان جو خدا اور اس کی صفات اور اس کے ارادوں کے متعلق ہے وہ بہشت بار ور درخت ہے۔ اور اعمال صالحہ اس بہشت کی نہریں ہیں۔ غرضیکہ اس کا حقیقی پیرو اِسی دنیا میں دلی اطمینان حاصل کرلیتا ہے۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت اس اطمینان کو اس کے دل سے نکال نہیں سکتی۔ دنیا دار لوگ اسے ہر قسم کا گزند پہنچا سکتے ہیں۔ اسکے مال و جائداد پر قبضہ کرسکتے ہیں۔ اس کے جسم کو بھالوں اور نیزوں سے چھید سکتے ہیں۔ اور گولیوں سے اس کی چھاتی چھلنی کی جا سکتی ہے۔ مگر وہ ایک چیز جسے اطمینان قلب کہتے ہیں۔ اس سے ہرگز چھینی نہیں جاسکتی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے لکھو کھہا شیدائی قتل کئے گئے۔ سنگسار کئے گئے۔ لیکن وہ اس وقت بھی جبکہ ان کا جسم خون کا فوارہ بنا ہُوا تھا۔ اور زخموں سے چور چور ہو رہا تھا۔ اپنے محبوب حقیقی کی یاد میں محو تھے۔ اور ان کا دل خوشی سے اچھلتا تھا۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ ان کے محبوب کے ملنے کی گھڑی قریب آرہی ہے۔ چنانچہ ایک حقیقت کا شیدائی اور اسلام کا فدائی پہلوان اپنے قاتلوں سے یوں کہتا ہے:۔

وَلست ابالی حین اقتل مُسلمًا
وَذالك فی ذات الالٰه وان یّشاء
علٰی ای جنبٍ کان للّٰه مصرعے
یبارك علٰی اوصال شاو ممزع

کہ اے قاتلو اور میرے خون کے پیاسو! تم مجھے موت سے مت ڈراؤ۔ کیونکہ مجھے اس امر کی پرواہ نہیں۔ کہ مَیں قتل کے وقت کس پہلو پر گرونگا جبکہ میں اللہ تعالےٰ کے راستہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں مارا جاؤں۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی بانیٔ جماعت احمدیہ کے پیرو افغانستان میں سنگسار کرکے شہید کئے گئے۔ اور ان پر اس قدر پتھراؤ کیا گیا۔ کہ ان کی لاشیں پتھروں میں غائب ہوگئیں۔ اور ان پر وحشیانہ ظلم صرف اس لئے روا رکھا گیا۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ایک مامور کو برحق مانا۔ انہوں نے سنگسار ہونا قبول کرلیا۔ مگر محبوب حقیقی کے دامن سے ایک لمحہ کے لئے علیحدہ ہونا گوارا نہ کیا۔ پس میرا مذہب اختیار کرنے سے انسان کو ایسا اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ جس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت اس اطمینان کو اس سے چھین نہیں سکتی۔

میرے مذہب کے انکار سے عذاب اور اسکی فلاسفی

میرا مذہب چونکہ ایک کامل مذہب ہے۔ اسلئے جہاں وہ اپنے پیرووں کو خوشخبری دیتا ہے۔ وہاں اس کے خلاف کرنے والوں کو عذاب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈراتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی۔ یعنی جو شخص میرے ذکر میری شریعت سے منہ پھیرے گا۔ تو اس کی زندگی کبھی خوشگوار نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اسکے لئے بہت تنگ معیشت ہوگی۔ یعنی اُسے وہ اطمینان قلبی جو حقیقی سرور کے لئے ایک لازمی چیز ہے۔ حاصل نہیں ہوگا۔ اور پھر قیامت کے روز ہم اُسے اندھا اٹھائیں گے۔ اور اس عذاب کی فلاسفی جیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے؎ بیان فرمائی ہے یہ ہے کہ:۔

"انسان کی علمی اور اقتصادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑھ ہیں۔ وہی درحقیقت خدا تعالےٰ کے غضب سے آگ کی صورت پر متمثل ہونگی۔ اور جسطرح پتھر پر سخت ضرب لگانے سے آگ نکلتی ہے۔ اسی طرح غضب الٰہی کی ضرب انہیں بداعتقادیوں اور بدعملیوں سے آگ کے شعلے نکالے گی۔ اور وہی آگ بداعتقادوں اور بدکاروں کو کھاجائے گی جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ بجلی کی آگ کے ساتھ خود انسان کی اندرونی آگ شامل ہوجاتی ہے۔ تب دونوں ملکر اس کو بھسم کردیتی ہیں۔ اسی طرح غضب الٰہی کی آگ بداعتقادی اور بداعمالی کی آگ کے ساتھ ترکیب پاکر انسان کو جلادیگی۔ اسی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ یعنی جہنم کیا چیز ہے۔ وہ خدا کے غضب کی آگ ہے۔ جو دلوں پر بھڑکے گی۔ یعنی وُہ دل جو بداعمالی و بداعتقادی کی آگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ غضب الٰہی کی آگ سے اپنے آپ آگ کے شعلوں کو مشتعل کریں گے۔ تب یہ دونو قسم کی آگ باہم ملکر ایسا ہی اُنکو بھسم کریگی۔ جیسا کہ بجلی کے گرنے سے انسان بھسم ہوجاتا ہے۔ پس نجات وہی پائیگا جو بداعتقادی اور بدعملی کی آگ سے دُور رہیگا۔ سو جو لوگ ایسے طور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کہ نہ تو سچی خداشناسی حاصل ہونے کی وجہ سے ان کے اعتقاد درست ہوتے ہیں۔ اور نہ وُہ بداعمالیوں سے باز رہتے ہیں۔ بلکہ ایک جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کرکے دلیری سے گناہ کرتے ہیں۔ وُہ کیونکر نجات پاسکتے ہیں۔ درحقیقت ہر ایک انسان کے اندر ہی دوزخ کا شعلہ اور اندر ہی نجات کا

؎ یہ مضمون حجۃ اللہ علی الارض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چشمہ ہے۔ دوزخ کا شعلہ فرو ہونے سے خود نجات کا چشمہ جوش مارتا ہے۔ اُس عالم میں خدا تعالیٰ یہ سب باتیں محسوسات کے رنگ میں مشاہدہ کرادے گا۔"

دُنیوی سعادت اور اُس کے حصُول کے ذرائع

پھر میرا مذہب اخروی سعادت کیطرح دُنیوی سعادت و راحت کے متکفل ہونے کا بھی دعویٰ کرتا ہے۔ اور وُہ اس امر کا وعدہ دیتا ہے۔ کہ اگر دنیا میری بتائی ہُوئی تعلیم پر عمل کرے۔ تو وہ ایک راحت اور سرور کی زندگی بسر کرے گی۔ اور وہ لڑائی جھگڑے اور فتنے و فسادات جو دنیاوی زندگی کو نہایت ناخوشگوار بنا دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے انسانی زندگی آلام و مصائب سے پُر ہو کر نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ وہ سب کے سب مٹ جائیں گے۔ اور دنیا میں امن قائم ہو جائیگا۔ چنانچہ اس کے لئے وُہ اپنے پیروؤں کو نصیحت کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یعنی تم سب سے بہتر امت ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دو۔ اور ان باتوں سے جو بُری ہیں۔ اور ہر شریف طبیعت انہیں بُرا سمجھتی ہے۔ اُن سے لوگوں کو روکو۔ یعنی اس پر کفایت مت کرو۔ کہ تمہیں اطمینان قلبی حاصل ہو گیا۔ بلکہ اسی تعلیم کو جو تمہارے اطمینان کا باعث ہُوئی۔ تمام دنیا میں پھیلاؤ۔ اور اِس امن بخش تعلیم کا دُنیا میں پرچار کرو۔ تا دنیا میں امن قائم ہو۔ اور میرے مذہب نے دنیوی اطمینان اور یونیورسل امن قائم کرنے کے لئے بہت سی ہدایات بیان فرمائی ہیں۔ جن کے بیان کرنے کی تنگیٔ وقت اجازت نہیں دیتی۔ لیکن تاہم مَیں اپنے لئے یہ ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ بطور نمونہ ان میں سے دو تین کا ذکر کروں ؎

پہلی ہدایت

میرا مذہب یہ وعدہ دیتا ہے۔ کہ اگر تم میری تعلیم پر عمل کرو گے۔ تو ہمسایہ قوموں کے ظلم سے بچ جاؤ گے۔ اور محبّت و اتفاق جس کے بغیر دنیوی زندگی کا کچھ بھی لطف نہیں۔ روز بروز زیادت پذیر ہو گی۔ چنانچہ اسکے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ یہ ہدایت فرماتا ہے:- تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی ہر ایک نیک اور شریف دِل انسان کو چاہیئے کہ وُہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قِصّوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ ان کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے۔ آپ حِصّہ نہ لے اور سمجھے کہ وُہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ ان کے اعمال ان کے لئے۔ اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اُن کے نیک اعمال تو اختیار کریں لیکن اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں۔ کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کر چکے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہماری ہمسایہ اقوام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طریق کو اختیار کریں۔ تو ان کے درمیان بہت جلد رشتہ اخوت و محبت پیدا ہو کر بڑی حد تک امن اور راحت کے قیام کا موجب ہو سکتا ہے۔

دُوسری ہدایت مذہبی اقوام کی آپس میں لڑائی کا ایک باعث یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک قوم دُوسری قوم کے بزرگوں کو بُرا بھلا کہتی ہے۔ تو بالمقابل دُوسری قوم کو بھی وہی طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جس سے فریقین کی طبائع میں اشتعال پیدا ہو کر فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ اس قسم کے فسادات سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ یہ ہدایت فرماتا ہے۔

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

یعنی تم ان لوگوں کے ان معبودوں کو جنہیں وُہ خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ بُرا بھلا مت کہو۔ ورنہ وہ بھی نادانی کی وجہ سے زیادتی کے طور پر خدا کو بُرا بھلا کہینگے اور تم سمجھو کہ جیسے تمہیں اپنے عقائد اور اعمال اچھے لگتے ہیں ویسے ہی ان کو اپنے عقائد محبوب ہیں! اور جو کام انہیں کرنا چاہئیے تھا۔ وُہ ہمنے نہایت خوبصورت پیرایہ میں بیان کر دیا ہے۔ پھر وُہ اپنے رب کے پاس جائیں گے۔ تو وُہ اُن کو اُن کے اعمال سے آگاہ کرے گا۔ یعنی تمہیں ان کے بزرگوں اور اُن کے معبودوں کو جو انہوں نے خدا کے سوا بنا رکھے ہیں۔ بُرا بھلا کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ زبردستی ان سے اپنی بات منوانے کی کوشش کرنیکی حاجت ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ضرور ہی اُن سے اُن کے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا۔

اگر آج تمام اہل مذاہب اس ہدایت پر عامل ہوں۔ تو بہت سے فسادات جو ہندوستان میں آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اُن کا خاتمہ ہو جائے۔ تمام مذاہب صلح و آشتی کے ساتھ ایک مقام پر زندگی گذاریں۔

تیسری ہدایت آج کل دنیا میں ایک نہایت عظیم الشان فتنہ اور جنگ جاری ہے۔ جو اقتصادیات کے لحاظ سے ہے۔ اشتراکی سرمایہ داروں کے اور سرمایہ دار اشتراکیوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مٹانے کی فکر میں ہے۔ اور اس وجہ سے نہ تو اشتراکیوں کو اطمینان حاصل ہے۔ نہ سرمایہ داروں کو۔ کیونکہ دونوں اسوقت اس تعلیم سے جو میرا مذہب دیتا ہے۔ غافل ہیں۔ اور اس وجہ سے اُن کی زندگی اُن پر تنگ ہو رہی ہے۔ سرمایہ دار تو چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کا مال اُن کے قبضہ میں آجائے۔ اور اُن کے مخالف اس بات کے لئے کوشاں ہیں۔ کہ وُہ مال اُن سے جبراً چھین کر لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن حقیقت میں دونوں ہی غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ میرا مذہب نہ تو مطلقاً سرمایہ داری کے خلاف ہے۔ کہ وُہ کسی کو جائز طریقوں سے زائد از ضرورت روپیہ جمع کرنے سے روکے۔ اور نہ میرا مذہب کلی طور پر ان لوگوں کے مخالف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو کہتے ہیں۔ کہ یہ قطعاً غیر مناسب ہے۔ کہ چند لوگوں کے پاس دنیا کی دولت جمع ہو جائے۔ اور باقی بھوکے مریں۔ چنانچہ میرا مذہب ایک طرف تو یہ کہتا ہے۔ کہ:۔ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا۔ یعنی جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہو یعنی دنیا کمانے کے طریق اختیار کر کے ہم سے دُنیا چاہتا ہے۔ ہم اپنے عام قانون کے مطابق اُسے دُنیا میں سے کچھ دیدیتے ہیں۔ اور اسی طرح فرماتا ہے:۔ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِیَتَّخِذَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا (یعنے) کہ اس دنیا کی زندگی میں لوگوں کے درمیان ان کی گذران ہم نے تقسیم کی ہے۔ کوئی امیر ہے کوئی فقیر ہے۔ کوئی بادشاہ ہے کوئی گدا ہے۔ کوئی جاہل ہے کوئی عالم ہے۔ غرضیکہ یہ اختلاف جو دنیا میں نظر آتا ہے۔ یہ سب ہمارے منشاء اور ارادہ کے ماتحت ہے۔ اور اس میں حکمت یہ ہے۔ تاکہ وہ ایک دُوسرے سے کام لے سکیں۔ کیونکہ اگر دُنیا کے لوگ یکساں حالت میں ہو جائیں۔ نہ ان میں کوئی غریب ہو نہ فقیر۔ نہ مسکین ہو نہ حقیر۔ بلکہ سب ہی بادشاہ اور غنی ہوں۔ تو دنیا کا کاروبار تمام صنایع اور حرفتیں اور اخلاقی کمالات سب کی سب یک لخت دُنیا سے مفقود ہو جائیں۔ پس اقتصادی لحاظ سے جو دنیا میں اختلاف ہے۔ اُس کا کلی طور پر مٹا دینا نہ تو انسان کی قدرت ہی میں ہے۔ اور نہ اسکا مٹانا عقلی طور سے جائز ہے۔ لیکن دُوسری طرف اللہ تعالےٰ نے دولتمندوں پر یہ فرض کیا ہے۔ کہ وُہ ہر سال اپنے مال کا (۱/۴۰) چالیسواں حصہ خدا تعالےٰ کی راہ میں بطور زکوٰۃ کے دیں۔ اگر وُہ نہیں دیں گے۔ تو وُہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص کے پاس چالیس ہزار روپیہ ہے۔ تو ایک سال کے بعد اُسے ایک ہزار روپیہ فقراء اور یتامیٰ اور مساکین وغیرہ کی امداد کے لئے دینا پڑے۔ اس طرح دوسرے سال اور تیسرے سال حتّٰی کہ اگر وہ کوشش کر کے اور مال جمع نہیں کرے گا۔ تو چند سالوں میں اس کا مال بہت سے لوگوں میں تقسیم ہو کر ختم ہو جائیگا۔ پس میرے مذہب نے ایک طرف تو سرمایہ داروں کو اپنے پاس مال جمع کرنے سے نہیں روکا۔ لیکن دوسری طرف انہیں ہر سال اپنے مال کا ایک مقرر حصّہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور اس کے علاوہ دینی اور رفاہ عام کے کاموں میں اپنا مال خرچ کرنے کی ترغیب دی:

دُوسری تجویز

ایک شخص کے مال کو بہت سے لوگوں میں تقسیم کر دینے کی مسئلہ وراثت ہے۔ یعنی جب ایک شخص مر جائے۔ اور وہ مال چھوڑے تو وُہ مال اس کی اولاد اور اُس کے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور پھر ہر ایک وارث کے لئے علیحدہ علیحدہ حصّہ بھی مقرر کر دیا۔ فرض کرو۔ ایک شخص کے پاس پچاس ہزار روپیہ تھا۔ اور اس کی وفات کے وقت سات لڑکے اور چھ لڑکیاں تھیں تو اس میں سے پانچ پانچ ہزار تو لڑکوں کو اور اڑھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اڑھائی ہزار لڑکیوں کو ملیگا۔ اب یہ لڑکیاں دُوسرے مردوں کے گھروں میں بیاہی ہوئی ہونگی یا بیاہی جائینگی اور لڑکوں کے گھروں میں بھی دُوسرے گھروں کی لڑکیاں بیاہی ہُوئی آئیں گی۔ پھر لڑکیوں کی وفات پر تو ان کے خاوندان کے وارث ہوں گے۔ جیساکہ وُہ لڑکیاں اپنے خاوندوں کی اگر وُہ اُن سے پہلے فوت ہو جائیں وارث ہوں گی۔ اور اسی طرح لڑکوں کی بیویاں ان کی وارث ہوں گی۔ اس طرح پر وُہ مال جو ایک شخص کے پاس جمع تھا۔ چند ہی سالوں میں بہت سے لوگوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ دیکھو یہ کیسی پاک اور عمدہ تعلیم ہے۔ جس پر عمل کرنے سے وُہ فتنہ جو اشتراکیوں اور سرمایہ داروں میں موجود ہے۔ آسانی سے دُور ہو سکتا ہے؛

سُود لینے کی ممانعت

پھر ایک اور چیز جو قوموں کی عدم اطمینان کا باعث ہے۔ وُہ سُود ہے۔ جس کی وجہ سے قوموں کی قومیں تباہ ہو گئیں۔ اور لکھوکھہا جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ اس لئے میرا مذہب سُود کو نہایت ہی قبیح اور حرام قرار دیتا۔ اور سُود کھانے والوں کی سخت مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے:۔ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ یعنی وُہ لوگ جو سُود کھاتے ہیں۔ وُہ نہیں کھڑے ہوتے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے آسیب سے مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ اور سُود کے حصُول کی خاطر مجنونوں کی طرح ہو جانا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے سُود کو اصل قرار دیکر یہ کہہ دیا۔ کہ تجارت بھی تو سُود ہی کی مانند ہے۔ حالانکہ اللہ تعالٰے نے بیع کو تو حلال کیا۔ اور سُود کو حرام کیا۔ پس یہ دونو ایک کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جس شخص کو اسکے رب کی نصیحت پہنچی۔ اور وُہ سُود لینے سے باز آ گیا۔ تو پہلے کیا ہوا اُسے معاف ہے۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو شخص پھر اُسے جائز قرار دیکر لینے لگا۔ تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ اور وُہ آگ میں رہیں گے؛

اور فرمایا:۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ یعنی اگر تم سُود کو حلال قرار دیکر سُود لینے سے باز نہ آئے۔ تو خبردار ہو جاؤ۔ کہ پھر تم سے خدا اور رسول کی جنگ ہے یعنی سُود کا نتیجہ ہمیشہ جنگ ہوتی ہے۔ چنانچہ سُود لینے والوں کے گھروں پر ڈاکوؤں کا آنا اور اُن کا قتل کیا جانا جس کے متعلق آج کل کونسل اور اخبارات میں شور مچایا جاتا ہے۔ حرب یعنی لڑائی میں ہی داخل ہے۔ پس اِن آیات میں جس قدر سُود کی مذمت بیان کی گئی ہے وُہ ظاہر ہے۔ اور سُود لینے والے کو اللہ تعالٰے نے مجنون سے مشابہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی ہے کہ وُہ کوئی کام نہیں کرتے - مگر مجنونوں کیطرح یعنی جیسے مجنون کو جو خیال آتے کر گذرتا ہے - عواقب کی اُسے فکر نہیں ہوتی - اس طرح سُود لینے والوں کو سُود لینے سے غرض ہوتی ہے - خواہ مُلک تباہ ہو یا کچھ اور - اور جنگ کرانے کا باعث بھی وہی لوگ ہوتے ہیں - وُہ چاہتے ہیں - کہ کسی طرح جنگ ہو تو ان کا روپیہ سُود پر لگ جائے - چنانچہ جنگِ عظیم بھی سُود کی بدولت ہی جاری رہی - اگر سُود دینے والی قومیں سُودی روپیہ دینے سے باز رہتیں - تو وُہ جنگ ایک سال تک بھی جاری نہیں رہ سکتی تھی - مگر سُود خواروں نے صرف سُود کی خاطر اپنا روپیہ حکومتوں کے حوالے کر دیا - جس کی وجہ سے کئی سالوں تک اِنسانی جانوں کا خون ہوتا رہا - اِسی طرح اب پنجاب کو دیکھ لو - زمیندار طبقہ کیسی کس مپرسی کی حالت میں ہے - وُہ تکلیف اُٹھا کر فصل بوتے اور اس کی نگہداشت کرتے ہیں لیکن اُن کی کوششوں کا جو ثمرہ ہوتا ہے - وُہ ساہوکار اپنے گھر لے جاتے ہیں - اور غریب زمیندار پھر ویسے کا ویسا ہی تکلیف میں اپنا سال گذارتا ہے - کروڑہا روپیہ سالانہ سُود کا ساہوکاروں کے گھروں میں جاتا ہے - آج جس تنگی اور تکلیف میں زمیندار زندگی بسر کر رہے ہیں - وُہ کسی سے پوشیدہ نہیں - مَیں سمجھتا ہوں - کہ اگر یہی حالت رہی - تو ساہوکاروں اور زمینداروں کے درمیان ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا - جس کا دُور کرنا آسان نہیں ہوگا - سُودی قرضہ اُن پر اسقدر ہو چکا ہے - کہ اگر ان کی زمینیں بیچ دیجائیں - تو بھی وُہ پورا نہیں ہو سکتا - چنانچہ ۱۹۲۹ء میں پراونشل بنکنگ انکوائری کمیٹی نے یہ رپورٹ کی تھی - کہ پنجاب کے زمینداروں پر ساہوکاروں کا ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ قرضہ ہے لیکن جیساکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - کہ سُود خور قوموں کو صرف ایک ہی دُھن لگی ہُوئی ہوتی ہے - کہ کچھ بھی ہو مال جمع ہو جائے - اور ان کو کسی کی بربادی و تباہی کا کچھ خیال نہیں ہوتا - کیونکہ جو شخص تنگدست سے ایک روپیہ کی بجائے چار روپے لینے کا خواہاں ہے - وُہ کیونکر غریبوں اور مسکینوں پر اپنا مال خرچ کریگا - اسلئے ان کے دلوں سے بنی نوع کی ہمدردی ایسے پرواز کر جاتی ہے جیسے کبوتر اپنے گھونسلے سے - چنانچہ آجکل یہی حالت ساہوکاروں کی ہے - کہ زمیندار بیچارہ مر یا جئے - اُن کو اپنا سُود لینے کی فکر ہے - پس اگر تمام قومیں میرے مذہب کی اس تعلیم پر عامل ہوں - اور سُود لینے والوں کا بائیکاٹ کر دیں - اور سُود کے مٹانے کیلئے ہر ممکن تدبیر عمل میں لائیں - تو دُنیا میں جو جنگیں اور فتنے قتل اور رہزنی کی وارداتیں اقتصادیات کیوجہ سے ہوتی ہیں - وُہ دُور ہو کر دُنیا میں امن پیدا ہو جائیگا -

تتمہ

غرضیکہ میرے مذہب میں ان تمام تعلیموں کا جنپر دینی تربیت کی ضرورتوں کا مدار ہے - اور جن سے دُنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے - اور ایسے خوبصورت اور دلکش پیرائے میں بیان کیا گیا ہے کہ اسپر جو شخص بھی غور کریگا - وُہ اسکا شیدائی ہوئے بغیر نہیں رہیگا - چنانچہ دُنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہے جنہیں سی مذہب کی تعلیم سے متاثر نہ ہوئی ہو۔

وصیتیں!

۴۱۶۲:۔ منکہ بشیرہ بیگم زوجہ مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری قوم جٹ عمر پینتیس ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۰ ۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ صرف مبلغ سات سو چھیاسی روپے مہر اور زیور کے ہیں۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہیں۔ اسکے اور نیز جو جائیداد میری وفات کے وقت میری مملوکہ ہو۔ اُس کے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۲۰ ۲/۳۴

گواہ شد:۔ محمد طفیل خان ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود۔

العبد:۔ بشیرہ بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری خاوند موصیہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۲۰ ۲/۳۴

۴۱۲۴:۔ منکہ مسماۃ عائشہ بی بی ولد حکیم شہاب الدین مرحوم قوم اعوان عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۱ء سکنہ قادیان دارالرحمت ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ ۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اِسوقت میری جائیداد حق مہر کی صورت میں ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ جس کی دس مرلہ زمین ہے۔ اور اس میں ایک کوٹھری ہے۔ بعد منہائی قرضہ اسوقت میری جائیداد موجودہ کل مبلغ ۲۵۰/- روپیہ کی ہے۔ اسکے علاوہ اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ جائیداد مذکورہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے یہ چند حروف قلمبند کردئے ہیں۔ حصہ وصیت کردہ بھی بہت جلد ادا کردیا جائیگا انشاء اللہ العزیز۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز برادر اکبر مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء۔

العبد:۔ عائشہ بی بی بنت حکیم شہاب الدین واقعہ دارالرحمت قادیان

گواہ شد:۔ قریشی محمد صالح مبلغ سندھ برادر اصغر گواہ موصیہ

۴۲۳۲:۔ منکہ نظیر بیگم زوجہ مسٹر عبدالغفور خان کڑک قوم ککے زئی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نجبار مشرقی افریقہ بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ ۸/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی ۱۲۷۵/- مہر مبلغ ۲۰۰۰/- یعنی کل رقم مبلغ ۳۲۷۵/- روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد مذکورہ کے دسویں حصہ مبلغ ۳۲۷/- روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم جلد از جلد اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگی۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو اس میں عذر نہ ہوگا۔

العبد:۔ نظیر بیگم زوجہ مسٹر عبدالغفور کڑک نجبار افریقہ گواہ شد:۔ عبدالغنی خان کڑک پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نجبار گواہ شد:۔ عبدالغفور کڑک احمدی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد شاہ نواز خان جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ نجبار

۴۲۶۱:۔ منکہ مسماۃ رحمت بی بی بنت ولیداد قوم گوجر عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۵ ۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اوسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد مالیتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس میں قیمت زیور شامل ہے۔ پس اسکے ۱/۱۰ حصہ یعنی یکصد روپیہ کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔

العبد:۔ مسماۃ رحمت بی بی دختر ولیداد وصیت کنندہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ ولیداد ولد حامد گوجر سکنہ کھاریاں والد مسماۃ رحمت بی بی

گواہ شد:۔ عبداللطیف برادر موصیہ بقلم خود ۵ ۲/۳۳

۴۲۶۳:۔ منکہ حطام النساء بیگم زوجہ محمد رفیق عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۸ء ساکن موضع سیونڈا۔ ڈاکخانہ بیگم سرائے تحصیل چائل ضلع الہ آباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ ۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر مبلغ ایکہزار روپیہ ۱۰۰۰/- از زیور قیمتی ایکہزار روپیہ ۱۰۰۰/- کل دو ہزار روپیہ ۲۰۰۰/- میں اسکے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر میں نے ابھی تک وصول نہیں کیا۔ بلکہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اور جو میری کوئی دوسری آمدنی ہوگی۔ اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کیا کرونگی۔ نیز میری متروکہ جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ حطام النساء بیگم موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔

گواہ شد:۔

۴۲۶۴:۔ منکہ مسماۃ محمودہ بیگم زوجہ میاں عبدالرحیم بنت میاں غلام علی صاحب قوم آرائیں اُستانی احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۳۱ ۱۰/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ مکان پختہ واقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ متصل مسجد - قیمتی تخمیناً - /۱۵۰۰ زیورات طلائی وزنی تخمیناً ۷ تولہ قیمتی تخمیناً - /۲۵۰ حق مہر جو تا حال بذمہ شوہر صاحب واجب الادا ہے - /۵۰۰ میزان قیمت جائیداد - /۲۲۵۰ روپیہ - لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں - بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جو کہ اس وقت ۳/۲۵ ماہوار ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی - اصل تنخواہ میری /۲۴ ماہوار ہے - اس میں سے /۷ روپیہ ماہوار چندہ سکول لیا جاتا ہے - اور - /۱۳/۱ ماہوار پراویڈنٹ فنڈ کاٹا جاتا ہے - باقی - /۳/۲۵ روپیہ مجھے ملتے ہیں - اس رقم کا دسواں حصہ تعدادی مبلغ ۳/۸/۲ ماہوار بمد وصیت حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں - کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا ٭ گواہ شد: غلام حسن موصی ولد نتھو قوم آرائیں محلہ اراضی یعقوب تایا حقیقی موصیہ شہر سیالکوٹ بقلم خود ٭ العبد: محمودہ بیگم استانی احمدیہ گرلز سکول بقلم خود شہر سیالکوٹ زوجہ میاں عبدالرحیم سکنہ اوجلہ ضلع گورداسپور حال سکنہ اڑواڑہ تعلقہ بورمن ریاست نظام حیدر آباد دکن ۳۱/۱۰/۳۴ ٭ گواہ شد: فضل احمد ولد چوہدری نواب خان قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال محرر ڈسٹرکٹ بورڈ و سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ سیالکوٹ بقلم خود ٭ گواہ شد: بشیر احمد ولد میاں غلام علی قوم آرائیں محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ برادر حقیقی موصیہ بقلم خود ٭

۴۲۶۵ میں کہ مسماۃ امیر بی بی زوجہ محمد عبداللہ احمدی انسپکٹر چونگی قوم میر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۴ نومبر ۱۹۰۲ء ساکن محلہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱/۱۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو - اسکے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی میری موجودہ جائیداد صرف حق مہر تعدادی یکصد روپیہ ہے ٭ گواہ شد :- عبدالسلام احمدی ولد منشی عبداللہ احمدی فرزند موصیہ العبد :- امیر بی بی موصیہ نشان انگوٹھا ٭ گواہ شد : عبداللہ انسپکٹر چونگی شہر سیالکوٹ بقلم خود محلہ اسلام آباد خاوند موصیہ ۲۱/۱۱/۳۴ ٭

۴۲۶۶ میں کہ مسماۃ رحمت بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد قوم آرائیں عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھاؤنی لدھیانہ ضلع لدھیانہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۰/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اسوقت جائیداد زیورات و حق مہر وغیرہ مالیتی پانصد روپیہ ہے - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کے کرتی ہوں - اگر میں اس حصہ جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم وصیت کردہ میں سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان .... کروں گی - تو اس کی رسید لوں گی - جو اصل رقم وصیت کردہ میں سے منہا تصور ہوگی - اس کے علاوہ میری وفات کیوقت اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہوگی - تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭ گواہ شد :- فتح محمد احمدی ولد شادی قوم آرائیں چھاؤنی لدھیانہ خاوند موصیہ ٭ العبد: مسماۃ رحمت بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد موصی بقلم خود ٭ گواہ شد: محمد رمضان ولد چوہدری فتح محمد صاحب موصی چھاؤنی لدھیانہ ٭ گواہ شد :- برکت علی لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ ٭ گواہ شد: سید محمد علی شاہ انسپکٹر ہسپتال قادیان ٭

۴۲۶۷ میں کہ مسماۃ امۃ الحفیظ زوجہ میاں عبدالکریم صاحب قوم چغتائی عمر تقریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹/۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے - میرے خاوند کا حصہ مکان جو میرے خاوند اور اسکے بھائیوں کا مشترکہ ہے - مکان ہذا احاطہ میاں چراغ الدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور میں واقعہ ہے - آج کل ہماری رہائش اسی میں ہے - حصہ مذکور مجھے میرے خاوند نے حق مہر میں دیا ہوا ہے - حق مہر دو ہزار روپیہ تھا - جس میں زیور شامل تھا - مکان ہذا کی موجودہ مارکیٹ قیمت چھ اور سات ہزار کے درمیان ہے - اسوقت میرے پاس قریباً وزنی ۲۵ تولہ جو زیورات مثلاً گلوبند - ہار - کڑے - مندری - کانٹوں پر مشتمل ہے - موجود ہے - اور میرے استعمال میں ہے - میں اپنے خانگی اخراجات میں سے ایک روپیہ ماہوار ادا کرتی رہونگی - نیز بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں - کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں - تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ٭ العبد :- امۃ الحفیظ اہلیہ میاں عبدالکریم ۱۹/۱۲/۳۴ ٭ گواہ شد: عبدالکریم خاوند موصیہ دستخط انگریزی ٭ گواہ شد :- عزیزہ بیگم اہلیہ غلام محمد اختر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سٹاف وارڈن ہیڈ آفس ریلوے لاہور ۱۹ ۱۲/۳۴ ؁

ملـ ۴۲۶۹: منکہ مسماۃ رحمت نور زوجہ صوفی رحمت اللہ موصی قوم اعوان عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن منگلور ڈاکخانہ مانسہرہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱ ۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر اور زیور حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ساٹھ روپیہ اور زیور پچتر روپیہ -/۷۵ یہ کل رقم مبلغ -/۱۳۵ روپیہ کی ہوتی ہے۔ پس پانچویں حصہ کی مالک بموجب وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور دیگر میری موت کے بعد اور کوئی جائیداد ہو جائے۔ تو اس جائیداد یا رقم کی مالک بموجب وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی خدا تعالیٰ سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری مذکورہ بالا وصیت کو اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ آمین ؁ العبد:۔ رحمت نور سکنہ منگلور نشان انگوٹھا
گواہ شد: صوفی رحمۃ اللہ اول مدرس دیب گراں۔ ڈاکخانہ مانسہرہ ۲۱ ۱۲/۳۴
حق مہر مبلغ ساٹھ روپے میرے ذمہ ہے ؁ گواہ شد: صوفی فضل الٰہی احمدی منگلور ؁

ملـ ۴۲۷۰: منکہ جنت النساء بیگم بنت منشی فضل الدین سیکرٹری تبلیغ قوم شیخ عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگہ ڈاکخانہ خاص تحصیل نواںشہر ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ ۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اسوقت میری جائیداد مبلغ یکصد روپیہ صرف نقد ہے۔ اور اسکے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ لہذا میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان جنت نشان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں۔ کہ بوقت وفات اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی ؁

نوٹ:۔ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی۔ لہذا شادی ہونے کے بعد مہر وغیرہ کا بھی ۱/۳ حصہ انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کر دیا جائیگا ؁ العبد:۔ جنت النساء بیگم بقلم خود ۲۵ ۱۲/۳۴
گواہ شد: فضل الدین احمدی بنگوی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر
قادیان دارالامان ۲۵ ۱۲/۳۴ گواہ شد: محمد الدین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر

ملـ ۴۲۷۳: منکہ مسماۃ مجیدہ بیگم زوجہ میاں شیر محمد قوم ملک عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قصبہ بلاچور ڈاکخانہ خاص تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹ ۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ بعد مرنے میری کل جائیداد جو ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کل جائیداد بصورت زیورات وغیرہ و مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔
فقط العبد:۔ موصیہ مجیدہ بیگم نشان انگوٹھا ؁ گواہ شد:۔ میاں شیر محمد احمدی دوکاندار قصبہ بلاچور خاوند موصیہ مذکور نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ میاں وزیر محمد احمدی سکنہ بلاچور بقلم خود ۲۹ ۱۲/۳۴ ؁

ملـ ۴۲۷۴: منکہ مسماۃ زینب بیگم زوجہ میاں حسن اللہ صاحب قوم چغتائی عمر قریباً ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹ ۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ قریباً ۴ تولہ سونا بصورت زیورات جو میرے استعمال میں ہے۔ مکان والد مرحوم کا شرعی حصہ مکان ہذا فی الحال مشترکہ ہے۔ یعنی پانچ بھائی اور والدہ کے ساتھ میرے حصہ کی قیمت اندازاً -/۹۰ روپیہ ہے۔ یہ مکان احاطہ میاں چراغ الدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور میں واقع ہے۔ میرا حق مہر ایکہزار روپیہ تھا۔ جو زیورات کی صورت میں میرے خاوند کی طرف سے ادا ہو چکا ہے۔ میری اسوقت اور کوئی جائیداد نہیں۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ خاوند کی ملازمت پر اپنے اخراجات میں سے تازیست ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ فقط ؁
العبد:۔ زینب بیگم بنت میاں نظام الدین مرحوم اہلیہ میاں حسن اللہ بی۔ ایس سی۔ لاہور ؁ گواہ شد:۔ عبد الکریم لاہور دستخط انگریزی
گواہ شد: حسن اللہ خاوند موصیہ دستخط انگریزی لاہور ؁

ملـ ۴۲۷۶: منکہ مسماۃ فاطمہ بی بی بنت مولوی محمد موسیٰ صاحب مرحوم زوجہ منشی محمد شریف صاحب گورنمنٹ پنشنر قوم پٹھان عمر تقریباً ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن موضع باٹھ ڈاکخانہ اجنیانوالہ تحصیل خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۰ ۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت موجود نہیں ہے۔ میں نے حق مہر مبلغ دو صد روپیہ اپنے خاوند سے لینا ہے۔ جسکا باقاعدہ تمسک موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے پانچ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ کے اپنے لڑکے کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں تاحیات اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۳ حصہ باقاعدہ خزانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہونگی۔ اور اگر میری وفات کیوقت کوئی جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کئے جانے کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر سکوں۔ تو وہ میرے حصہ جائیداد یا ترکہ میں محسوب کی جاویگی۔ المرقوم بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء ؛ العبد:۔ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھہ معرفت ملک حسن خان سیکنڈ ماسٹر رسول پور جٹاں ضلع شیخوپورہ پسر کلاں خود۔ ۳۰-۱۲-۳۴ گواہ شد:۔ قاضی محمد رشید آرسنل کلرک راولپنڈی حال وارد قادیان گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ بوتالوی ہیڈ منشی محکمہ نہر سرگودہ حال وارد قادیان ۳۰-۱۲-۳۴

۴۲۷۸ میںکہ مسماۃ محمد بی بی زوجہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۱/۱۰ ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیالگڑھ براستہ دھاریوال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳۱-۱۲-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد وغیرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

مہر مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ جو ابھی تک بذمہ میرے خاوند ہے۔ ایک جوڑا زیور والیاں طلائی وزنی پونے دو تولہ قیمتی مبلغ پنتالیس -/۴۵ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ موجودہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ بقلم خود برکت علی تحریر کنندہ تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور ؛ العبد محمد بی بی زوجہ ماسٹر عبد الرحمن سکنہ ہرسیاں ضلع گورداسپور ڈاکخانہ دیالگڑھ حال چک ۳۳۲ ج ب ڈاکخانہ خاص براستہ پکا رنا ضلع لائلپور ؛ گواہ شد:۔ عبد الرحمن بقلم خود خاوند موصیہ چک ۳۳۳ دھنی دیو ۳۱-۲-۳۴ ؛ گواہ شد:۔ غلام رسول تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور حال چک ۲۸۲ گ ب ڈاکخانہ خاص براستہ تاندلیانوالہ ضلع لائلپور ؛

۴۲۷۹ میںکہ مسماۃ برکتے بی بی بنت چوہڑ زوجہ مستری بڈھا قوم ترکھان پیشہ نجاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن قادر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱-۱-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۳۲ روپیہ۔ زیور وغیرہ مبلغ -/۱۱۸ روپیہ۔ یہ کل رقم ما -/۱۵۰ روپیہ ہوتی ہے۔ جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی کہ اگر میرے مرنے کیوقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ وصیت کردہ رقم مبلغ -/۱۵ روپیہ داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کرلوں گی ؛ العبد:۔ برکتے بی بی بیوہ مستری بڈھا مذکور نشان انگوٹھہ ؛ گواہ شد: لعل الدین پسر موصیہ سکنہ ایضاً بقلم خود ؛ گواہ شد:۔ چراغ الدین ولد فضل الدین سکنہ قادر آباد۔ نشان انگوٹھہ ۔ ۱۱-۱-۳۵ ؛

ترقی حسن خوبصورتی اور چہرے کے امراض کی لاثانی دوا

فلیسرین رجسٹرڈ

گندا ہوا جمال دلاتی ہے فلیسرین
امراضِ چہرہ جڑھ سے اڑاتی ہی فلیسرین
دھبہ رہے نہ داغ مہاسہ رہے نہ کیل
اجزائے پاک زود اثر ہوئے جانفزا
جو نوجواں کیلوں سے تنگ آئے ہوا نہیں
آپ اس کو ایک بار ضرور آزمائیے

بیشک عجب کمال دکھاتی ہے فلیسرین
کیلوں کو چھائیوں کو مٹاتی ہے فلیسرین
بگڑے ہوئے رخوں کو بناتی ہے فلیسرین
ان خوبیوں سے دل کو لبھاتی ہے فلیسرین
خوشخبری علاج سناتی ہے فلیسرین
تاثیر ایک پل میں دکھاتی ہے فلیسرین

قیمت:۔ فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛
ملنے کا پتہ:۔ فلیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور (پنجاب)

"مصباح کے "وی۔ پی" ہونگے"

جن خریداران مصباح نے تاحال ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء یعنے جلد ۹ کا چندہ ادا نہیں فرمایا اُنکے نام ۱۵ مارچ کا مصباح وی۔ پی ہوگا۔ عید کی مبارک تقریب ہے۔ مصباح کا حصہ یہی سمجھیں کہ اسکا چندہ ادا کردیا جائے۔ عید سے دوسرے تیسرے دن "وی پی" پہنچیگا۔ "وی۔ پی" کے خرچ سے بچنا ہو تو بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ؛

(مینجر اخبار مصباح قادیان ضلع گورداسپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

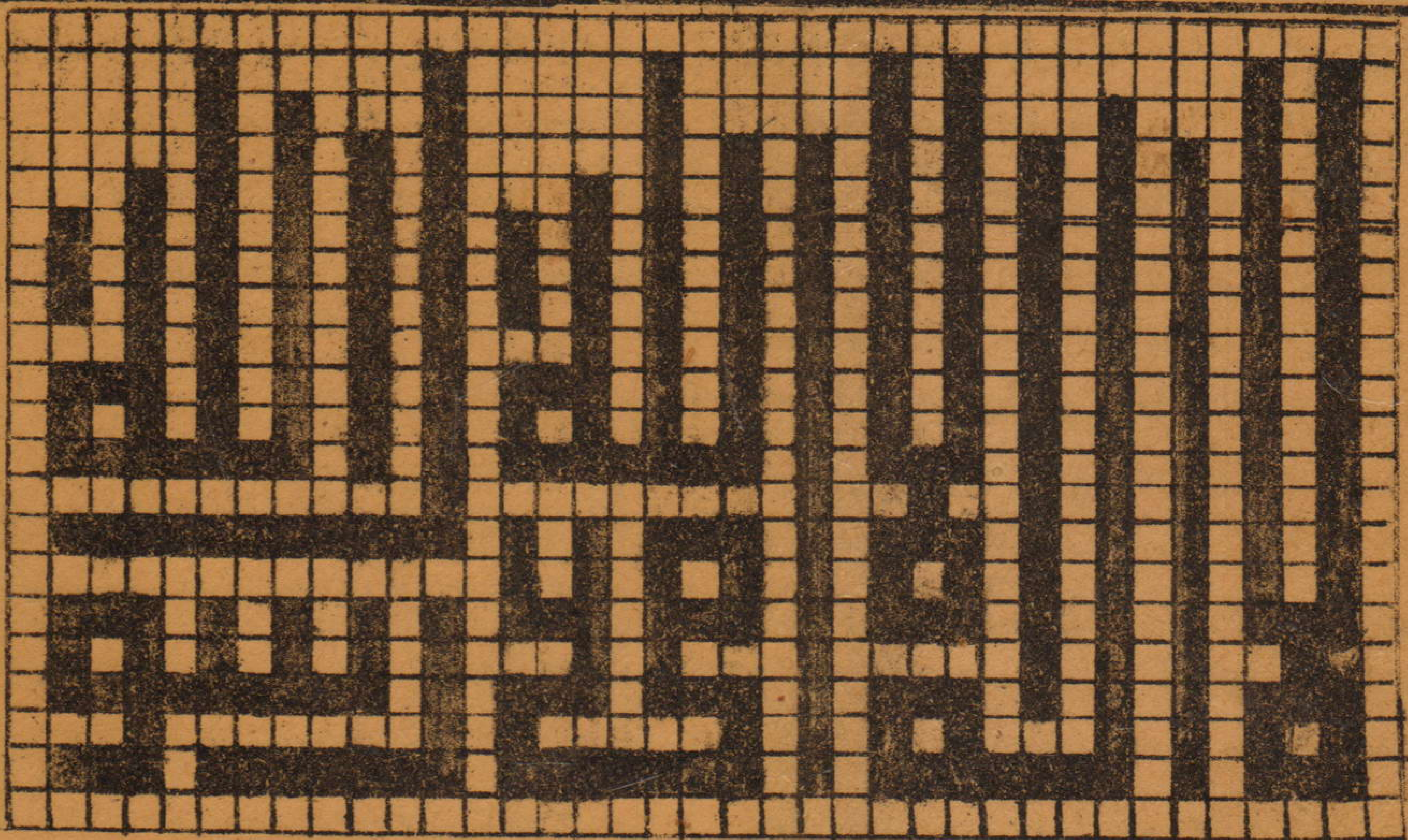

مصباح کا تبلیغی نمبر

خواتین جماعت احمدیہ و برادران ملت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ یکم مارچ کا مصباح تبلیغی نمبر ہے۔ اسمیں مولٰینا جلال الدین صاحب شمس کا وہ بیش بہا مضمون چھاپا گیا ہے۔ جو آپنے مذاہب کی کانفرنس میں پڑھا۔ اس میں اسلام کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں ؛

۱۰ مارچ یوم التبلیغ ہے!

اسلئے یہ مصباح زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر فریضۂ تبلیغ ادا فرمائیں۔ قیمت فی پرچہ سوا آنہ مع محصول ڈاک۔ ایک روپیہ کے تیرہ ۱۳ اگر دفتر ہی سے بھجوانے ہوں۔ تو مکمل پتے خوشخط لکھکر بھیجدیں۔ بغیر نقد قیمت دستی یا بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹوں کے یا وی۔ پی کی اجازت کے تعمیل نہ ہو سکے گی ؛

نیز آپ غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے زیادہ تعداد میں منگوا کر ثواب دارین حاصل کریں ؛

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛